یکم ربیع الاول ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:75)

اپنی خوبیوں کا اِظہار کرنا کیسا؟

- گورکنوں کے دِل سخت کیوں ہوتے ہیں؟ 08
- دِل کا چین کہاں ملے گا؟ 15
- کیا کسی مہینے کی مُبارک باد دینے سے جنّت واجب ہو جاتی ہے؟ 18
- روٹھے ہوئے کو کس طرح منایا جائے؟ 23

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اپنی خوبیوں کا اِظہار کرنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں بھیجتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنی خوبیوں کا اِظہار کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اسلامی بھائی یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے سینکڑوں مَدَنی قافلے سفر کروادیئے، ہم نے اِتنوں کو نمازی بنا دیا، ہماری نعت شریف سننے کے لیے لوگ دُور دُور سے آتے ہیں وغیرہ۔ اِس طرح کی باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تحدیثِ نعمت کے لیے ایسا کہہ رہے ہیں تو ان کا ایسا کہنا کیسا؟ نیز اگر کوئی اِسلامی بھائی تحدیثِ نعمت کے طور پر ایسی باتیں بتانا چاہے تو اس کی کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: جب وہ اِس بات کی صَراحت کر رہا ہے کہ میں یہ باتیں تحدیثِ نعمت کے لیے بتا رہا ہوں تو اِس میں کوئی حَرج نہیں ہے، البتہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم بدگمانی نہ کریں اور حُسنِ ظن کا جام پئیں۔ یاد رہے! کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز نہیں ہے۔ تحدیثِ نعمت کے معنٰی اللہ پاک کی نعمت کا چرچا کرنا، تذکرہ کرنا اور اسے بیان کرنا ہے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے اچھی آواز ملی ہے اور لوگ دُور دُور سے میری نعت شریف سننے آتے ہیں۔ اگر کوئی اِس بات کی صَراحت

[1] یہ رسالہ یکم ربیع الاول ۱۴۴۱ھ بمطابق 30 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بعد التشھد، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲۔

www.dawateislami.net

نہ بھی کرے کہ وہ تحدیثِ نعمت کے لیے اپنی خوبیاں بیان کر رہا ہے تب بھی اُسے بُرا بھلا بولنے کی اِجازت نہیں ہے کیونکہ اِس بات کی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحدیثِ نعمت کے لیے بیان کر رہا ہو لہٰذا یہاں ”یا شیخ اپنی اپنی دیکھ“ والا مُعاملہ ہو گا۔ ہم اگر ایک اُنگلی کسی کی طرف اُٹھاتے ہیں تو تین اُنگلیاں ہماری اپنی طرف آ رہی ہوتی ہیں کہ اپنے آپ کو دیکھ! اپنی خوبیاں بیان کرنے والے کو غور کرنا ہے کہ وہ واقعی تحدیثِ نعمت کے لیے بیان کر رہا ہے یا جھوٹ بول رہا ہے۔ بہرحال یہ اس کا اپنا ذاتی فِعل ہے وہ جانے اور اُس کا رَب جانے مگر ہمیں اِس مُعاملے میں اپنی زبان اور دِل کو سنبھالنا ہے اور اِسی میں ہماری بھلائی ہے۔ پھر یہ کہ خالی آواز نہیں ہوتی نعت پڑھنے کا فَن بھی ہوتا ہے جو یا تو سیکھنے سے آتا ہے یا تجربے سے آتا ہے۔ اگر کسی کو نعت شریف پڑھنے کا فَن آتا ہے اگرچہ اُس کی آواز زیادہ اچھی نہ بھی ہو تب بھی جب وہ نعت شریف پڑھتا ہے تو اچھا لگتا ہے۔ بعض اوقات نعت خواں کی آواز اچھی ہوتی ہے مگر اسے نعت شریف پڑھنے کا فَن نہیں آتا جس کے باعث اُس کے اُتار چڑھاؤ کا اَنداز بے ڈھنگا سا ہوتا ہے، اِس لیے اُس کی آواز میں اتنی کشش نہیں ہوتی۔ اچھی آواز والا نعت خواں دوسروں کو کیا ترغیب دے گا کیونکہ آواز تو قدرتی عطا ہوتی ہے، البتہ تحدیثِ نعمت کی گنجائش موجود ہے۔ نیکی ظاہر کرنے کے مُعاملے میں اِحیاء العلوم میں کافی بحث ہے اور مشورہ یہی دیا گیا ہے کہ اپنی بات نہ بتائے کیونکہ ایسی صورت میں رِیاکاری سے بچنا بہت مشکل ہے۔

عمل ظاہر کرنے والے کی ذِمّہ داری

سُوال: اگر کوئی بطورِ ترغیب اپنا عمل ظاہر کرنا چاہے تو اُس پر کیا ذِمّہ داری عائد ہوتی ہے؟[1]

جواب: بطورِ ترغیب اپنے عمل کو ظاہر کرنے والے پر یہ ذِمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل کو ایسی جگہ ظاہر کرے جہاں پیروی کا یقین ہو یا کم از کم اس کا گمان ہو یعنی یہ اُمّید یا سوچ ہو کہ لوگ میری پیروی کریں گے کیونکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی اِقتدا یعنی پیروی ان کے گھر والے کرتے ہیں مگر پڑوسی نہیں کرتے، کئی ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان کی پیروی کرتے ہیں مگر باہر والے نہیں کرتے اور کئی ایسے ہیں کہ ان کے محلے دار ان کی اِقتدا یعنی پیروی کرتے ہیں،

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلغرض جہاں پر اُس کی پیروی کی جاتی ہو یعنی جیسا وہ کرتا ہے لوگ ویسا کرنے لگتے ہوں وہاں اپنے عمل کا اِظہار یعنی اسے ظاہر کرنا مُناسب ہے۔ مشہور عالِم کی پیروی سب لوگ کرتے ہیں یعنی زیادہ لوگ کر رہے ہوتے ہیں لیکن غیرِ عالِم جب اپنی بعض عبادات کو ظاہر کرے گا تو ہو سکتا ہے اُسے رِیا اور نِفاق کی طرف منسوب کیا جائے اور لوگ اس کی پیروی کرنے کے بجائے اس کی بُرائیاں بیان کریں کہ یہ اپنی عبادت سب کو سناتا ہے تو ایسے میں عمل ظاہر کرنے کا فائدہ نہ ہو گا۔ بہر حال عمل کے اِظہار کے لیے پیروی کی نیت ہونا ضَروری ہے یعنی میں اس لیے بیان کرتا ہوں تاکہ لوگ میری پیروی کریں جیسا کہ پیر صاحب، مُریدوں کے سامنے اپنے عمل کو ظاہر کرتے ہیں اور مُریدین بھی ایسے ہوں جو پیروی کرنے والے ہوں، صِرف پیر صاحب کے قصیدے ہی نہ پڑھتے ہوں۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ پیر صاحب اگر اپنا عمل بیان کرتے ہیں تو مریدین کی نظر میں پیر صاحب کے پھول بڑھتے ہیں یعنی ان کی فضیلت بڑھتی ہے کہ یار کیسے باعمل پیر صاحب ہیں! جبکہ مرید خود عمل نہیں کرتے لہٰذا ایسی صورتِ حال ہو تو پیر صاحب کو اپنا عمل ظاہر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہاں Understood ہے کہ مُریدین کی پیر صاحب سے عقیدت بڑھے گی اور وہ زیادہ گرویدہ ہوں گے بلکہ نذرانے اور شکرانے کی ترکیبیں بھی بن سکتی ہیں۔

اگر ایسے مُرید کے سامنے پیر صاحب نے اپنے عمل کو ظاہر کیا کہ جو پیروی کرے گا تو یہ ظاہر کرنا ثواب کا کام ہو گا اور اگر اِس نیت سے ظاہر کیا کہ مُرید پیروی نہیں کرے گا لیکن اُس کے دِل میں میری عقیدت جمے گی اور میری خدمت کی ترکیب بھی ہو جائے گی تو ظاہر ہے یہ ایک مَذموم اور بُری حرکت ہے۔ یادرَکھیے! رِیاکاری کی تعریف یہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اِس نیت سے عبادت کا اِظہار کرنا کہ ان کے دِل میں میری عظمت اور عزت بیٹھے یا مجھے ان سے کچھ مال حاصِل ہو جائے۔ [1] بہر حال عمل کے اِظہار کے لیے پیروی کی نیت ہونا ضَروری ہے اور یہ نیت اُسی شخص کو کرنی چاہیے جس کی اِقتدا کی جاتی ہو اور وہ ان لوگوں کے دَرمیان ہو جو اُس کی پیروی کرتے ہوں جبکہ اُس کی ذِمّہ داری یہ ہے کہ عمل ظاہر کرتے ہوئے اپنے دِل کا خیال رکھے کیونکہ بعض اوقات اُس میں رِیا پوشیدہ یعنی چھپی ہوتی ہے جو اسے عمل کے اِظہار پر

1 ...... الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ وما یتبعھا، ۱/ ۷۶۔

www.dawateislami.net

مجبور کرتی ہے اور اِقتدا محض ایک بہانہ ہوتا ہے کہ میں اِس لیے اپنے نیک عمل کو ظاہر کرتا ہوں کہ لوگ میری پیروی کریں گے تو یوں بعض اوقات شیطان پھنسا دیتا ہے۔ تحدیثِ نعمت میں رِیا کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ عافیت اور سَلامتی اِسی میں زیادہ ہے کہ بندہ اپنے عمل سے تَرغیب دِلانے کے بجائے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا عمل بیان کر کے تَرغیب دِلائے اور اپنے آپ کو داؤ پہ نہ لگائے۔

اپنے بارے میں حَسّاس مِزاج کیسے پیدا ہو؟

سُوال: دوسرے کے بارے میں ہم حَسّاس ہوتے ہیں کہ اسے فُلاں کام نہیں کرنا چاہیے تھا تو اپنے بارے میں حَسّاس مِزاج کیسے پیدا ہو؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" پر عمل کرتے ہوئے بندہ اپنے بارے میں غور کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا![1] شہتیر کے معنیٰ "لکڑی کا تختہ" ہیں۔ بطورِ محاورہ کہا جاتا ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ اِسی طرح جب بندہ کسی کی طرف ایک اُنگلی اُٹھاتا ہے تو یہ نہیں دیکھتا کہ تین اُنگلیاں اُس کی اپنی طرف آرہی ہیں کہ اپنی طرف دیکھ تو خود کیسا ہے؟ ہونا یہ چاہیے کہ بندہ بِلاضَرورت تنقید ہی نہ کرے لیکن ہم لوگ اِس میں بڑے خوار ہوتے ہیں اور یوں غیبتوں اور بدگمانیوں میں پڑتے ہیں۔

اَولاد کے سامنے اپنے عمل کو ظاہر کرنے کی صورت

سُوال: کیا والد کے لیے بھی یہی ہے کہ وہ اپنا عمل اسی صورت میں ظاہر کرے جبکہ اَولاد اس کی پیروی کرتی ہو؟

جواب: جس کے نیک عمل کی پیروی کی جاتی ہو چاہے وہ باپ ہو یا دادا یا پیر و مُرشِد سبھی کے لیے نیت کا اِعتبار ہے کہ وہ کس نیت سے دوسروں کے سامنے اپنے عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ اب اگر باپ تہجد پڑھتا ہے تو اچھا کرتا ہے لیکن اگر وہ بیٹے کو اپنے تہجد پڑھنے کے بارے میں اِس لیے بتاتا ہے تاکہ بیٹا بھی تہجد پڑھے کہ سعادت مند اَولاد باپ کی نقل کرتی ہے تو اس مقصد کے لیے بتانا ثواب کا کام ہے اور اگر یہ نیت ہے کہ بیٹا میرا زیادہ خیال رکھے وغیرہ وغیرہ تو یہاں اپنی عبادت کا

---

[1] ..... کتاب الزھد لابن المبارک، باب الاخلاص والنیۃ، ص ۷۰، حدیث: ۲۱۲۔

www.dawateislami.net

ظاہر کرنا سمجھ میں نہیں آرہا کہ بندہ اپنی تعظیم اور خدمت کروانے کے لیے بیٹے کو اپنی عبادت کے ذَریعے بَرانگیختہ کرے اور اُبھارے حالانکہ تعظیم اور خدمت کروانے کی اور صورتیں بھی ہو سکتی ہیں مثلاً اَولاد پر شفقت بڑھادے تو آٹومیٹک خدمت بڑھ جائے گی جبکہ جھاڑے گا تو بیٹا گھر صاف کر جائے گا۔ آج کل لوگ بات بات پر اپنے عمل کے بارے میں بتاتے ہیں مثلاً میں رَجب، شعبان اور رَمضان تین مہینوں کے روزے رکھتا ہوں، اتنے عرصے سے تہجد پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے میرا دَلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کا ناغہ نہیں ہوا اور روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں وغیرہ۔

مجھے اِس طرح کی باتیں سننے کو ملتی رہتی ہیں کہ میں نے ایک ہزار بار دُرُود شریف پڑھے یا میں نے بارہ ہزار دُرُود شریف پڑھے اور یہ سب بطورِ تحفہ آپ کو دیئے حالانکہ یہ کس طرح تحفہ ہو سکتا ہے؟ خالی تحفہ بولنے سے تحفہ تھوڑی ہو جاتا ہے۔ دیکھیے! اگر میں آپ کو کوئی قلم تحفے میں دوں تو سمجھ میں آتا ہے کہ یہ ایک سولڈ چیز ہے جبکہ بارہ ہزار دُرُود شریف نظر نہیں آتے تو یہ تحفہ کیسے ہو گیا؟ یاد رہے! اِس طرح کا تحفہ بھیجنے کا طریقہ یہ ہے آپ چپکے سے مجھے اِس طرح اِیصالِ ثواب کر دیں کہ یَا اللہ! میں نے جو بارہ ہزار دُرُود شریف پڑھے ہیں اپنے کَرم کے شایانِ شان اِس کا مجھے اَجر دے اور ان کا ثواب الیاس کو عطا کر دے۔ نیز اِس کے بارے میں مجھے مطلع کرنے کی بھی حاجت نہیں بلکہ بغیر بتائے مجھے ثواب مل جائے گا اور میرے اَعمال نامے میں دَرج ہو جائے گا۔ مجھے بتانے میں یہ خطرہ موجود ہے کہ میں یہ بول سکتا ہوں کہ بارہ ہزار یا اتنے لاکھ دُرُود شریف پڑھے مَاشَآءَ اللہ بڑا عبادت گزار ہے! مگر لوگ حاجت کے بغیر اپنے عمل کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں حالانکہ نہ بتانے کے حوالے سے سنتے بھی رہتے ہیں لیکن بے چاروں سے رہا نہیں جاتا اِس لیے بتا دیتے ہیں۔

لوگوں کو مُتاثر کرنے والی عبادت کا چرچا کیا جاتا ہے

جس عبادت سے لوگ مُتاثر ہوتے ہیں صرف اُسی کے بارے میں بتاتے ہیں مثلاً فرض نماز کا نہیں بتائیں گے کہ میں نے آج پانچوں فرض نمازیں پڑھی ہیں کیونکہ اِس سے کوئی مُتاثر نہیں ہو گا، البتہ یہ بتائیں گے: میں نے آج تہجد پڑھی ہے کیونکہ سامنے والا تعجب سے کہے گا کہ اچھا تہجد پڑھی ہے! اِسی طرح اگر کوئی بولے: میں نے دَرسِ نظامی کیا ہے تو اسے کوئی گھاس بھی نہیں ڈالے گا اور اگر کوئی کہے: میں حافظِ قرآن ہوں تو اسے کہیں گے: حافظ صاحب دُعاؤں میں یاد رکھنا!

www.dawateislami.net

حالانکہ عالِمِ دِین کا مَرتبہ اتنا بڑا ہے کہ ایک کروڑ حافظِ قرآن ایک عالِمِ دِین کے مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اگرچہ وہ دَرسِ نظامی کرنے والا عالِم ہو جبکہ عالِم کی تعریف پر پورا اُترتا ہو یا اُس نے دَرسِ نظامی نہ بھی کیا ہو تب بھی عالِم کا مقام حافظِ قرآن سے بڑا ہے۔ یوں ہی اگر کوئی عبادت گزار ہو اور وہ ساری رات عبادت کرتا ہو اور سارا سال روزے رکھتا ہو جبکہ عالِم صِرف فرض نمازیں پڑھتا ہو اور نفل نہ پڑھتا ہو تب بھی وہ عالِمِ دِین اس عبادت گزار سے صرف افضل ہی نہیں بلکہ افضل ترین ہے[(1)] مگر لوگوں کی نظر میں اِس کی کوئی اَہمیت نہیں ہے۔ اگر کوئی عالِم ہو تو لوگ اسے پوچھتے بھی نہیں ہیں جبکہ اگر کوئی جاہل جو "سین" کو "شین" بولتا ہو اور یہ پتا چل جائے وہ تہجد پڑھتا ہے تو ہاتھ باندھ کر اس کے پیچھے گھومیں گے حالانکہ بے چارے کو دُرُست قرآنِ پاک پڑھنا نہیں آتا اور نہ کوشش کرتا ہے کہ اپنا قرآن دُرُست کرے اور نہ ہی اسے دیکھ کر قرآن پڑھنا آتا ہے، صِرف تہجد پڑھتا ہے اِس لیے لوگ اُس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اِسی طرح اگر کوئی ہر وقت اپنے ہاتھ میں تسبیح رکھے تو سمجھتے ہیں کہ وہ بہت پہنچا ہوا ہے اور بہت پرہیزگار ہے، ہاں ٹھیک ہے وہ نیک آدمی ہے اور ہمیں اس کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی لیکن عالِم بھی تو کوئی شے ہے کہ جس کا اِحترام کیا جائے مگر بڑا نازک دور آگیا ہے ہمیں کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں اور ہم لوگ بالکل ظاہر بین ہیں۔ اللہ کریم ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عُلَما کو بھی عبادت کرنی چاہیے

عُلَما کو بھی عبادت کرنی چاہیے، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری ساری رات جاگتے اور عبادت کیا کرتے تھے اور دِن میں دَرس و تدریس بھی فرماتے تھے۔[(2)] اِسی طرح دِیگر اکابرین، عُلَما اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سب عبادتیں کیا کرتے تھے اور ایک سے ایک عبادتیں کرتے تھے۔ عالِم اور عبادت گزار کی مثال میں نے سمجھانے کے لیے دی لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ عالِم کو نفل نماز اور نفل روزوں کی ضَرورت ہی نہیں ہے بلکہ ضَرورت ہے۔ دیکھیے!

---

1 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب تفضیل العلم علی العبادۃ، ص ۳۵، حدیث: ۸۲ ماخوذاً۔

2 ...... الخیرات الحسان، الفصل الرابع عشر، ص ۵۱۔

www.dawateislami.net

مخلوق میں سب سے بڑے عالِم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت کرتے تھے اور نوافل میں اتنا کھڑے ہوتے تھے کہ مُبارک پاؤں سوج جاتے تھے[1] یہاں تک کہ قرآنِ پاک کی آیات اُتریں: ﴿یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ(۱) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاۙ(۲)﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: "اے جُھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔" اِسی طرح ایک آیت یہ بھی ہے: ﴿مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤیۙ(۲)﴾[3] ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔" یعنی اِرشاد فرمایا: اے حبیب! ہم نے آپ پر یہ قرآن اِس لیے نازِل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں اور ساری ساری رات قیام کرنے کی تکلیف اُٹھائیں۔ اِس آیت کا شانِ نُزول یہ ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں بہت محنت فرماتے تھے اور پوری رات قیام میں گزارتے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک قدم سوج جاتے۔ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے عرض کی: آپ اپنے پاک نفس کو کچھ راحت دیجئے کہ اِس کا بھی حق ہے۔ شانِ نُزول کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کے کُفر اور ان کے اِیمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ افسوس اور حسرت کی حالت میں رہتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک قلب پر اِس وجہ سے رَنج و ملال رہا کرتا تھا تو اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ رَنج و ملال کی کوفت نہ اُٹھائیں کیونکہ قرآنِ پاک آپ کی مشقت کے لئے نازِل نہیں کیا گیا ہے۔[4] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جب عرض کیا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی عبادت فرماتے ہیں کہ پاؤں سُوجھ جاتے ہیں! اِرشاد فرمایا: کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں[5] تو یوں عالِمِ دِین کو زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ پاک نے اسے عِلمِ دِین کی نعمت

---

1 ...... بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حتی ترم قدماه، ۱/۳۸۴، حدیث: ۱۱۳۰۔

2 ...... پ۲۹، المزمل: ۱-۲۔

3 ...... پ۱۶، طٰہٰ: ۲۔

4 ...... تفسیر مدارک، پ ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۲، ص ۶۸۶۔ تفسیر ابو سعود، پ ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۳، ۲/۴۴۸۔ تفسیر صراط الجنان، پ ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۲، ۶/۱۷۳۔

5 ...... بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حتی ترم قدماه، ۱/۳۸۴، حدیث: ۱۱۳۰۔

www.dawateislami.net

سے نوازا ہے، اس کا تو سر اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہونا چاہیے اور یہ خوب عبادت کرے۔ یاد رہے! عالِم ہو یا غیر عالِم سب کو نفل عبادت کی ضَرورت ہے اور فرائض وواجبات کو تو ادا کرنا ہی کرنا ہے۔

قبرِستان مافیا کی کارستانیاں

سُوال: میں جب بھی قبرستان جاتا تھا تو وہاں پیسے مانگنے والوں کو پیسے دینے سے منع کر دیا کرتا تھا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب میں جب بھی اپنی والدہ کی قبر پر جاتا ہوں تو اُس پر کچرا پڑا ہوا ملتا ہے جس کی وجہ سے مجھے بہت غصّہ آتا ہے، آپ میری راہ نمائی کیجیے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: قبرستان میں اِس طرح کے لوگ ہوتے ہیں جن کے دِل اتنے سخت ہو چکے ہوتے ہیں کہ اگر ان کو پیسے نہ دو تو یہ لوگ پھاوڑوں سے قبر ہی توڑ ڈالتے ہیں۔ اگر ان کے شر سے بچنے کے لیے انہیں پیسے دیئے گئے تو یہ رِشوت ہے جو کہ حرام کام ہے۔ یہ لوگ قبروں پر کچرا ڈالتے ہیں تو بہت بُرا کرتے ہیں، اللہ پاک ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ کچرا خود بھی اُڑتا ہوا قبر پر آسکتا ہے لہٰذا صبر کریں اور خود ہی صفائی کر لیا کریں۔ وہاں موجود لوگوں سے کچھ نہ کہیں ورنہ ہو سکتا ہے وہ اور زیادہ چڑھائی کریں، بہتر یہی ہے کہ خاموش رہیں اور پیسے بھی نہ دیں۔ اگر وہ کچرا ڈال رہے ہیں تو کب تک ڈالیں گے بالآخر تھک کر باز آ ہی جائیں گے۔ قبرستان کی بھی پوری ایک مافیا ہوتی ہے اور باقاعدہ ان کے اَڈّے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ منشیات کے اَڈّے چلاتے، قبرستانوں میں اَسلحہ چُھپاتے اور نہ جانے کیا کیا اور کیسے کیسے کام کرتے ہیں! اب قبرستان میں بھی انہیں عبرت نہیں مل رہی تو کہاں ملے گی؟

گورکنوں کے دِل سخت کیوں ہوتے ہیں؟

سُوال: آپ قبرستان میں رہنے والوں کے لیے اتنی حیرت فرما رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی بدعنوانی اور کرپشن جیسے کاموں میں ملوث پائے جاتے ہیں تو کیا اِس حیرت کے کوئی خاص اَسباب ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ان لوگوں کے اِس طرح کے کاموں میں مبتلا ہونے کی بنیادی وجہ عِلم نہ ہونا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ "بچہ زندہ سانپ پکڑ کر مُنہ میں رکھ لے گا" اِن کا بھی کچھ ایسا ہی سِلسِلہ ہے، یہ بالکل لاعِلم ہوتے ہیں شاید ان کو انگوٹھا لگانا بھی نہیں

www.dawateislami.net

آتا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہو کہ اللہ پاک کا عذاب کیا ہے؟ ایک آدھ کے ساتھ کوئی عبرت دِلانے والا واقعہ ہو بھی جاتا ہو گا جس کی وجہ سے وہ صحیح ہو کر توبہ کر لیتا ہو گا جیسا کہ شَرۡحُ الصُّدُوۡر میں کئی گورکنوں (یعنی قبر کھودنے والوں) کے واقعات لکھے ہیں کہ گورکن نے یہ خبر دی یا اُس نے عذاب دیکھا وغیرہ۔ تاریخ میں ایسے کئی گورکن گزرے ہیں جو اللہ پاک کا عذاب دیکھ کر ڈرے ہیں اور توبہ کر کے نیکی کے راستے پر آئے ہیں۔[1] گورکن قبر کھودنے والے کو کہتے ہیں۔ گورکن کا کام ناجائز و گناہ نہیں ہے، البتہ مُشاہدہ یہی ہے کہ گورکن کا کام کرنے والے اکثر لوگوں کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور انہیں خوف نہیں رہتا حالانکہ ان کے اپنے باپ بیٹے وغیرہ کا بھی اِنتقال ہو جاتا ہو گا، جن کو وہ اپنے ہاتھوں سے دَفناتے ہوں گے اور ان کی محبت میں روتے بھی ہوں گے لیکن بہت کم ایسے ہوتے ہوں گے جو آخرت کی فکر اور قبر کے عذاب کی وجہ سے روتے ہوں گے۔ لوگ صِرف اپنے پیارے اور عزیز کی موت کے غم میں رو رہے ہوتے ہیں لیکن شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جو اپنے پیارے کی قبر کے بارے میں سوچ کر روتا ہو گا کہ اِس کے ساتھ قبر میں کیا ہو گا اور بے چارے کا کیا بنے گا؟ آہ! اب اِس طرح سوچنے والوں کا دور چلا گیا۔

پہلے کے لوگوں کا جنازے میں شریک ہونے کا انداز

پانچویں صَدی ہجری کے مُجَدِّد[2] حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: ایک زمانہ وہ تھا کہ جب کسی کی مَیِّت جا رہی ہوتی تھی تو جنازے میں شریک ہر شخص اپنے مُنہ پر کپڑا اڑائے روتا ہوا جا رہا ہوتا تھا، اگر کسی کو تَعۡزِیَت کرنی ہوتی تھی تو پتا نہیں چلتا تھا کہ مَیِّت کا اصل وارث کون ہے کہ جس سے وہ تَعۡزِیَت کرے[3] کیونکہ وہاں سب ہی رو رہے ہوتے تھے۔ یہ لوگ خوفِ خُدا میں رو رہے ہوتے تھے کہ میرا ایمان سَلامت رہے، بُرے خاتمے سے بچ جاؤں، پتا نہیں میرا قبر میں کیا ہو گا؟ جس طرح یہ چلا گیا مجھے بھی جانا پڑے گا، میری ایک بھی نہیں چلے گی تو وہ لوگ اِس

---

1 ...... مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے ”کفن چوروں کے اِنکشافات“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، الفصل الثامن عشر فی بیان کونہ مجددا للقرن الخامس، ۱/ ۳۶۔

3 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ... الخ، الباب الثالث فی حق المسلم... الخ، ۲/ ۲۶۳۔

www.dawateislami.net

طرح سوچ سوچ کر روتے تھے۔ اب بھی رونے والا ملتا ہے مگر وہ ایک ہی ہوتا ہے جو مَیِّت کے غم میں رو رہا ہوتا ہے یعنی مَیِّت کا بیٹا یا باپ کہ میرے باپ کا اِنتقال ہو گیا یا میرا جوان بیٹا فوت ہو گیا۔ اللہ پاک ہمیں اپنی قبر و آخرت کے مُعاملات کو یاد کر کے رونا نصیب کرے کہ یہ رونا بھی کارِ ثواب ہے۔

”فاتحہ اِیمان“ نام رکھنا کیسا ہے؟

سُوال: ”فاتحہ اِیمان“ نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: فاتحہ کا لفظ شاید سورۂ فاتحہ سے لیا ہو گا اور اِس کے ساتھ لفظِ ”اِیمان“ کو جوڑ لیا ہو گا، یہ عجیب و غریب اور نامناسب نام ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”نام رکھنے کے اَحکام“[1] حاصِل کریں اور اس میں سے کوئی اچھا سا نام نکال لیں۔ یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے تاکہ جب بھی کوئی وِلادت ہو تو اس کتاب میں سے نام نکال لیا جائے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ”فاتحہ اِیمان“ کا ترجمہ بنے گا اِیمان کی فاتحہ۔ بہر حال اس نام کے جو بھی معنیٰ لیں گے وہ اِیمان کے ساتھ بہتر نہیں لگیں گے۔

تلاوت یا نعت شریف چل رہی ہو تو اسے بند کرنے میں اِحتیاط

سُوال: ہم موبائل فون اور کمپیوٹر پر تلاوت سنتے ہیں، اگر اِس دَوران ہمیں کوئی کام کرنا ہو تو کیا ہم اس تِلاوت کو روک کر اپنا کام کر کے دوبارہ تِلاوت سُن سکتے ہیں اور ایسا کرنا گناہ تو نہیں ہو گا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: کوئی حَرَج نہیں ہے۔ رِیکارڈ شُدہ تِلاوت بند کرنے میں اِحتیاط کرنے والا میں نے کبھی نہیں دیکھا، عموماً جب بند کرنا ہوتا ہے تو ٹھک کر کے بند کر دیتے ہیں اگرچہ وہ آیت اَدھوری پڑھی گئی ہو اور اس کے معنیٰ کچھ کے کچھ ہو گئے ہوں۔ اِسی طرح نعت شریف پڑھی جا رہی ہو تب بھی اَدھورا شعر چھوڑ کر بند کر دیتے ہیں۔ کسی کا یہ ذہن نہیں ہوتا کہ تھوڑا صبر کر لیا جائے اور وہ آیت یا شعر پورا ہونے کے بعد بند کیا جائے۔ آیت پوری ہونے کا اَندازہ ہو جاتا ہے کیونکہ

---

[1] ...... بچوں کے نام رکھنے کے حوالے سے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 179 صفحات پر مشتمل کتاب ”نام رکھنے کے اَحکام“ ایک مفید ترین کتاب ہے اسے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

آیت مکمل ہونے پر قاری صاحب رُک جاتے ہیں لہٰذا اُسی وقت بند کیا جائے یا کوئی وقف آ جائے تو بند کیا جائے۔ نیز نعت شریف عموماً اُردو میں پڑھی جا رہی ہوتی ہے تو یوں شعر مکمل ہونے کا پتا چل جاتا ہے لہٰذا شعر مکمل ہونے پر بند کریں۔ اِسی طرح اگر مَدَنی چینل پر نعت شریف سُن رہے ہوں اور مَدَنی چینل بند کرنا ہو تو تھوڑا ٹھہر جائیں اور شعر مکمل ہونے دیں پھر بند کریں، بعض اوقات شعر کا مِصرع مکمل ہو جاتا ہے تو معنیٰ بھی پورے ہو جاتے ہیں اِس صورت میں اگر مِصرع مکمل ہونے پر بند کریں گے تو معنیٰ فاسِد نہیں ہوں گے جیسے "نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے" یہ ایک مکمل مِصرع ہے، اگر یہی نعت چل رہی ہو اور ابھی صرف اتنا پڑھا ہو "نور والا آیا ہے" اور فوراً بند کر دیا تو یہ دُرُست ہو گا بلکہ صرف اتنا پڑھا "نور والا" اور بند کر دیا تب بھی کوئی حرج نہیں مگر ہر شعر میں ایسا نہیں ہو گا کہ اس کو اَدھورے مصرع پر بند کیا جائے۔ جو تھوڑی بہت اُردو سمجھتا ہو گا اسے اَندازہ ہو جائے گا کہ کہاں بند کرنا چاہیے؟ یاد رکھیے! جب عشق و محبت اور اَدب واِحترام کا ذہن بنے گا تو اِس طرح کی اِحتیاطیں خود بخود ہوں گی۔

موبائل میں میوزک والی ٹیون مت لگائیے

آج کل لوگ اپنے موبائل فون پر تلاوت لگاتے ہیں یا نعت شریف کا کوئی شعر لگاتے ہیں گویا ان جیسا کوئی عاشقِ رسول ہے ہی نہیں، جب کسی کی کال آتی ہے تو ٹھک کر کے فون Receive کر لیتے ہیں، بھلے تلاوت یا شعر جہاں بھی پہنچا ہو۔ نیز یہاں نعت شریف یا تِلاوت سننا مقصود بھی نہیں ہوتا لہٰذا اِس طرح تلاوت یا نعت شریف اپنے موبائل پر نہ لگائیں۔ اگر تلاوت یا نعت شریف سُننی ہے تو اپنے موبائل میں ہزار نعتیں بھروا لیں اور سنتے رہیں لیکن اِس طرح گھنٹی کی جگہ نہ لگائیں۔ تلاوت یا نعت شریف کی جگہ کوئی سادی ٹیون جس میں میوزک نہ ہو وہ لگا لیں کیونکہ میوزیکل ٹیون جائز نہیں ہے۔ موبائل میں اِس طرح کے کافی آپشن ہوتے ہیں جن میں بغیر میوزک والی ٹیونز ہوتی ہیں لیکن لوگوں کی عادت ہی میوزک والی ٹیون کی بن چکی ہے اِس لیے وہی لگاتے ہیں، اِس سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ اِس کا خیال صِرف تلاوت یا نعت شریف میں ہی نہیں رکھنا بلکہ اگر بیان وغیرہ ہو رہا ہو تو اُس میں بھی رکھنا ہے مثلاً مَدَنی چینل پر کسی مُبَلِّغ کا بیان ہو رہا ہے تو وہاں بھی غور کیجیے کہ کب بند کرنا ہے؟ کسی ایسے جملے پر بند نہ کریں جس میں معنیٰ بگڑ جاتے ہوں۔ نیز اگر مسئلہ

www.dawateislami.net

بیان ہو رہا ہے تو وہ مسئلہ پورا ہونے دیا جائے یا اگر مسئلہ طویل ہے تو کوئی جملہ پورا ہو جائے تو تب بند کریں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِحتیاط

میں اِس حوالے سے کافی اِحتیاط کرتا ہوں کہ تِلاوت یا کوئی شرعی مسئلہ بیان ہو رہا ہو تو اس میں خَلل واقع نہ ہو۔ سینکڑوں بار ایسا ہوا ہے کہ جب میں مَدَنی مذاکرے وغیرہ میں شرکت کے لیے آتا ہوں اور یہاں تلاوت ہو رہی ہوتی ہے یا مَسائل بیان ہو رہے ہوتے ہیں یا کوئی حکایت بیان ہو رہی ہوتی ہے تو فوراً نہیں آتا بلکہ وہ بات مکمل ہونے کے بعد آتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے آتے ہی بعض نادان لوگ نعرے لگا دیں گے اور سارے سلسلے کا مزہ خراب ہو جائے گا کیونکہ ان بے چاروں کو سمجھ نہیں پڑتی کہ تِلاوتِ قرآن پر نعرے نہیں لگائے جاتے۔ اگر نعرے نہیں لگائیں گے تو کھڑے ہو جائیں گے یا کچھ نہ کچھ ہلچل ضَروری ہو گی اور تِلاوت کی طرف سے توجہ ہٹ جائے گی۔ جب تِلاوت ہو رہی ہو یا کوئی مسئلہ وغیرہ بیان ہو رہا ہو تو اسے توجہ سے سننا چاہیے تاکہ نہ کا ''ہاں'' اور ہاں کا ''نہ'' نہ ہو جائے۔

مجلس میں آنے کے آداب

سُوال: جہاں چند اسلامی بھائی تشریف فرما ہوں اور بیان چل رہا ہو یا گفتگو ہو رہی ہو اتنے میں کوئی آجائے تو بیان یا گفتگو کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے اور بیان کرنے والے کو بھی بادلِ ناخواستہ خوش آمدید کہنا پڑتا ہے، اِس موقع پر مجلس کے کن آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: موقع کی مُناسبت سے اِس کا خیال رکھا جائے۔ بعض اوقات مَدَنی مشورہ چل رہا ہوتا ہے تو آنا جانا کرنا پڑتا ہے ظاہر ہے ہر بار شرعی مَسائل تو بیان نہیں ہو رہے ہوتے اور کبھی کسی کے آنے کی ڈیمانڈ بھی ہوتی ہے کہ فُلاں نے آنا ہے تو وہ اُس مجلس میں جا سکتا ہے۔ بعض لوگ ایسے موقع پر پہلے سے موجود لوگوں کو جھوٹ بولنے کی دعوت دیتے ہیں یا ان کو اِمتحان میں ڈال دیتے ہیں مثلاً آنے والا ان سے کہتا ہے کہ میں آپ کی باتوں میں مُخِل تو نہیں ہوا؟ مبالغتہً کہیں میں کباب میں ہڈی تو نہیں بن گیا؟ حالانکہ یہ 420 فیصد مُخِل ہوا ہوتا ہے اور بالکل کباب میں ہڈی بن گیا ہوتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ان کی گفتگو کا سارا تسلسل خراب ہو جاتا ہے اور کافی آزمائش ہو جاتی ہے لیکن ظاہر ہے سامنے والا یہ تو نہیں کہے

www.dawateislami.net

گا کہ آپ نے واقعی خلل ڈال دیا ہے یا سارا ٹیمپو خراب کر دیا ہے لہٰذا مجلس میں موجود لوگ جھوٹ بول دیتے ہیں کہ ”نہیں نہیں کوئی بات نہیں“ یا کہتے ہیں کہ ہمارے لیے تو رحمت آگئی ہے اور دِل ہی دِل میں کوسنے دے رہے ہوتے ہیں لہٰذا آنے والے کو ایسے جملے نہیں بولنے چاہئیں جن کی وجہ سے سامنے والے جھوٹ میں پڑ جائیں۔ جو اسلامی بھائی پہلے سے تشریف فرما ہیں اگر ان سے آنے والا یہ بات کر دیتا ہے تو وہ بات کو اِدھر اُدھر کر دیں۔

ہر نیکی کی بَرَکتیں ملنا یقینی اَمر ہے

سُوال: اَوراقِ مُقدَّسہ کا اَدب واِحترام کرنے سے دُنیا میں کیا فائدہ حاصِل ہوتا ہے؟

جواب: ہر نیکی کا دُنیا میں فائدہ ہوتا ہے مگر وہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ اِسی طرح مُقدَّس اَوراق کا اَدب واِحترام کرنے کے فوائد وبَرَکات ملنا بھی یقینی ہیں۔ نیکی کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کا نور چہرے پر ظاہر ہوتا ہے، زندگی میں سکون ملتا ہے، مصیبتیں اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں بلکہ یہ تو محاورہ بھی ہے کہ ”کوئی نیکی آڑے آ گئی۔“ نیز دُعا بھی ایک نیکی ہے اور اس کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں: پہلی صورت جو مانگا وہ مل جائے، دوسری صورت آنے والی مصیبت ٹل جائے اور تیسری صورت یہ کہ آخرت کے لیے ثواب جمع ہو جائے۔[1] ہم لوگ دُعا کی قبولیت صرف اِسی کو سمجھتے ہیں کہ جو مانگا وہ مل جائے حالانکہ دُعا کی بَرَکت سے کئی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اگرچہ بندے کو پتا نہیں چلتا کہ مصیبت ٹل گئی ہے مگر واقعی مصیبت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ نیز دُعا کو آخرت کے لیے بھی جمع کر دیا جاتا ہے اور یہ بھی دُعا کا قبول ہونا ہی ہے حتّٰی کہ جس دُعا کے عوض بندے کو آخرت کے دِن ثواب ملے گا تو وہ ثواب دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوئی ہوتی اور آج ان سب کا ثواب مجھے ملتا۔[2] بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جن سے عمر میں اِضافہ ہوتا ہے جیسے

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: دُعا بندے کی تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی: (1) یا تو جلد ہی اس کی دُعا کا نتیجہ (زندگی) میں ظاہر ہو جاتا ہے (2) یا اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے (3) یا پھر اس جیسی کوئی مصیبت اس بندے سے دور فرما دیتا ہے۔

(مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۳)

2 ...... مستدرک، کتاب الدعاء...الخ، یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ، ۲/۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۲۔

www.dawateislami.net

رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔[1] اِسی طرح راہِ خُدا میں خیرات کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔[2] یونہی جو بوڑھوں کا اِحترام کرے گا اللہ کریم اُس کے لیے اِنتظام فرمائے گا کہ وہ اس کا اِحترام کرے، اِس میں بشارت ہے کہ اُس کی عمر لمبی ہو گی۔[3] عمر لمبی ہونا دُعا کا دُنیوی فائدہ ہے۔

مُتبرک کاغذ کا اِحترام کرنے کی بَرکتیں

سُوال: مُتبرک کاغذات اُٹھانے والوں کو کیا ثواب ملتا ہے؟ ترغیب کے لیے چند واقعات بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: رِسالۂ قشیریہ میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مَنصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مَرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پُرزہ ملا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا، انہوں نے اسے اَدب سے رکھنے کی کوئی مُناسب جگہ نہ پائی تو اسے نگل لیا، رات خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا تھا کہ اِس مُقدَّس کاغذ کے اِحترام میں اللہ پاک نے آپ کے لیے رَحمت کے دَروازے کھول دیئے۔[4] اللہ پاک کی اِن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

منقول ہے ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بُلا کر سزا دی، واپسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہو گیا، جب اسے دَفن کر چکے تو اُسی رات اس نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کا مَرحوم بھائی جنَّت میں ہے، اس نے پوچھا: تو تو شرابی تھا اور نشے ہی کی حالت میں مَرا، پھر تجھے جنَّت کیسے مل گئی؟ وہ کہنے لگا کہ جب آپ سے مار کھانے کے بعد میں واپس گیا تو راستے میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر تھا، میں نے اسے اُٹھایا اور نگل لیا پھر پانی میں گِرا اور دَم نکل گیا۔ جب قبر میں پہنچا تو منکر نکیر کے سُوالات پر عرض کیا کہ آپ سُوالات فرما رہے ہیں حالانکہ میرے پیارے پَروردگار کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے! کسی نِدا دینے والے نے نِدا کی یعنی پکارا: صَدَقَ

1 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی تعلیم النسب، ۳/۳۹۴، حدیث: ۱۹۸۶۔

2 ...... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۳/۳۹۷، حدیث: ۴۰۹۰۔

3 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹۔ تعلیم المتعلم، ص ۱۳۲-۱۳۳۔

4 ...... الرسالة القشیریة، ابو السری منصور بن عمار، ص ۴۸۔

www.dawateislami.net

عَبْدِیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اسے بخش دیا۔[1]

دیکھا آپ نے! مُتبرک تحریر کا اَدب کرنے کا کتنا بڑا فائدہ ملا کہ شرابی بخشا گیا اور حضرتِ سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو وِلایت مل گئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قطبِ وقت بنے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ ہوئے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ دَرجہ اِس لیے مِلا کہ آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کا اَدب کرتے ہوئے اس کاغذ کے پُرزے کو نگل لیا۔ یاد رہے! اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بھی اِس طرح کے کاغذ نگل جائیں گے تو ہمیں بھی وِلایتیں مِل جائیں گی، وہ ان کا حصہ تھا کہ راستہ میں پڑا ہوا مُتبرک کاغذ نظر آیا تو اللہ پاک کی محبت نے جوش مارا اور ان کا کام ہو گیا۔ بہر حال خوش نصیب لوگ مُقدَّس اَوراق اُٹھاتے اور سنبھال کر رکھتے ہیں۔ یاد رکھیے! جتنا اَدب کریں گے اتنا ملے گا، با اَدب بانصیب۔

دِل کا چین کہاں ملے گا؟

سُوال: میں بہت پریشان رہتا ہوں رات کا سکون بھی ختم ہو گیا ہے، آپ کوئی ایسا حَل اِرشاد فرمادیں کہ دِل کو سکون آجائے اور دِل کی جائز خواہش پوری ہو جائے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: قرآنِ کریم میں ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ۝۲۸﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: "سُن لو! اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔" بے شک اللہ کی یاد دِلوں کے اِطمینان کا ذَریعہ ہے۔ ہم لوگ اِطمینان اور سکون کو اتنا ڈھونڈتے ہیں لیکن حقیقت میں اِطمینان رَب کی یاد میں ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۝۱۴﴾[3] ترجمۂ کنزالایمان: "اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔" نماز میں اللہ پاک کا ذِکر ہے اور اللہ پاک کی یاد میں سکون و اِطمینان ہے اور مصیبتوں اور بیماریوں کا علاج ہے ہم اس میں سکون تلاش ہی نہیں کرتے تو پھر سکون کہاں ملے گا؟ پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنا ایک مسلمان مَرد کے لیے سب سے بڑا وَظیفہ ہے اور اِسلامی بہنوں کے لیے پانچوں وقت کی نماز ان کے وقت کے اندر ادا کرنا بہت بڑا وَظیفہ ہے۔ اِطمینان اور خُشوع و خُضوع کے ساتھ نماز پڑھیں کہ یہ ہی سب سے بڑا وَظیفہ ہے۔

---

1. ...... نزھۃ المجالس، ۱/ ۲۷۔
2. ...... پ۱۳، الرعد: ۲۸۔
3. ...... پ۱۶، طٰہٰ: ۱۴۔

www.dawateislami.net

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کوئی غم پیش آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے: ”یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔“(1) تو اللہ پاک کی جناب میں فریاد کریں اور اس دُعا کو یاد کر لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ پریشانی دور ہو گی۔ مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو ایک دُعا تعلیم کی گئی جس کا خُلاصہ یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جو یہ پڑھے گا اللہ پاک جن پریشانیوں میں سے چاہے گا وہ پریشانی دُور فرما دے گا اور مشکل آسان کر دے گا۔(2) یہ سب اللہ پاک کے ذِکر ہیں اور نماز اور دُرُود شریف بھی اللہ پاک کا ذِکر ہے لہٰذا ہمیں چاہیے ہر وقت اللہ پاک کے ذِکر میں مگن رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ ساری پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہو جائیں گی۔

(**نگرانِ شُوریٰ** نے فرمایا:) مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم بارگاہِ رِسالت میں حاضر تھے، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُلاحظہ فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غمزدہ اور پریشانی والی کیفیت میں ہیں تو اِرشاد فرمایا: ”کسی کو کہو کہ وہ آپ کے کان میں اذان دے“ پھر اذان دی گئی۔(3) شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ واقعہ اذان کے باب میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کئی مُحدِّثین (یعنی علمِ حدیث کے بیان کرنے والوں) نے اس حدیث پر عمل کیا اور فوائد حاصل کیے۔(4) پریشانی دور کرنے کا یہ بھی ایک بڑا عمدہ اَنداز ہے اگر غم اور پریشانی کی کیفیت میں اِس پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس سے بھی فائدہ ہو گا۔ (اِس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جی ہاں! غم زدہ اور آسیب زدہ یعنی جس کو جن چمٹ جائے اُس کے کان میں اذان دی جائے جن بھاگ جائے گا۔

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی والدۂ محترمہ کے نام کا صحیح تلفظ

سُوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدۂ محترمہ کا نام آمنہ تھا یا اٰمنہ تھا؟

1...... ترمذی، کتاب الدعوات، ۹۱-باب، ۵/۳۱۱، حدیث: ۳۵۳۵۔

2...... عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب مایقول اذا وقع فی ورطة، ص۱۴۹، حدیث: ۳۳۷۔

3...... مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الاذان، ۲/۳۳۰-۳۳۱۔

4...... مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الاذان، ۲/۳۳۰-۳۳۱۔ نزھة القاری، ۲/۲۹۵۔

www.dawateislami.net

جواب: ”آمِنہ“ میم کے نیچے زیر ہے، ہمارے یہاں میم کو ساکن پڑھتے ہیں اور آمنہ بولتے ہیں لیکن صحیح تلفظ آمِنہ ہے اور یہ عربی کا لفظ ہے۔

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کتنے بہن بھائی تھے؟

سُوال: نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کتنے بہن بھائی تھے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ ماجد حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی 24 برس کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور 25 برس کی عمر میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وِصال ہو گیا تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت اپنی والدۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پیٹ میں جَلوہ فرما تھے[1] اور آپ اپنے والدین کے پہلے ہی فرزند تھے، یوں آپ کا کوئی بھائی یا بہن نہیں تھا۔

جشنِ وِلادت اور چراغاں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

سُوال: جشنِ وِلادت اور چراغاں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: شادی اور گھر کی سجاوٹ کا آپس میں کیا تعلق ہے! ظاہر ہے خوشی کے موقع پر چراغاں کیا جاتا ہے، کسی کے گھر مَیِّت ہوتی ہے تو چراغاں نہیں کیا جاتا کیونکہ مَیِّت ہونا خوشی کا مقام نہیں ہے لہٰذا خوشی ہوتی ہے تو لوگ چراغاں کرتے ہیں اور ہمارے یہاں خوشی کے اِظہار کا یہی اَنداز رائج ہے اور اسے شریعت نے بھی منع نہیں فرمایا۔

آخر جشنِ وِلادتِ مصطفٰے پر ہی اِعتراض کیوں؟

سُوال: 14 اگست کو بھی عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں مَدَنی مذاکرہ ہوتا ہے اور اس دِن بھی لائٹیں وغیرہ لگائی جاتی ہیں اور لوگ اپنی اپنی بلڈنگیں سجاتے ہیں حتّٰی کہ گورنمنٹ بھی اپنی پراپرٹیز کو لائٹیں لگا کر سجاتی ہے اور پاکستانی پرچم لگائے جاتے ہیں لیکن کبھی بھی 14 اگست کے بارے میں اِس طرح کا سُوال نہیں ہوا کہ جشنِ آزادی اور چراغاں کا آپس میں کیا تعلق ہے، اِس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

---

[1] ...... مدارج النبوۃ، قسم دوم، باب اول، ۲/ ۱۲-۱۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

جواب: واقعی یومِ آزادیٔ پاکستان پر اتنے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں لیکن میں نے کبھی نہیں سُنا کہ جھنڈے کیوں لگائے جا رہے ہیں؟ مگر جہاں جشنِ وِلادت کے جھنڈے نظر آئے وہیں شیطان وَسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے کہ یہ جھنڈے کیوں لگائے؟ شیطان کا کام ہی وَسوسے ڈالنا ہے اور یہ لعین جس کے دِل میں وَسوسے ڈالتا ہے اسے پاگل بنا دیتا ہے لہٰذا وہ شخص شادیوں میں ہونے والا چراغاں دیکھے گا مگر شیطان اسے کچھ نہیں سجھائے گا، ختنہ کے موقع پر خوشی ہوتے دیکھے گا مگر شیطان اسے کچھ نہیں سجھائے گا، لوگوں کو Birth Day (یعنی سالگرہ) کے موقع پر تالیاں بجاتے، میوزک سنتے، غبارے پھوڑتے اور خوب ہلہ گلہ کرتے دیکھے گا بلکہ مَرد و عورت کا اِختلاط دیکھ کر بھی اس کو کچھ نہیں سُجھائے گا اور نہ ہی کوئی اس وقت یہ کہے گا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ عُلَمائے حق اہلِ سنّت اگرچہ اِس پر کلام فرماتے ہیں لیکن میں عام لوگوں کی بات کر رہا ہوں کہ یہ سب دیکھ کر انہیں کچھ خیال نہیں آتا لیکن جہاں بی بی آمنہ کے لعل، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی Birth Day مَنانے کی بات آتی ہے یا ان کا جَشنِ وِلادت مَنایا جاتا ہے تو فوراً شیطان پہنچ جاتا ہے کہ یہ کیوں کرتے ہو اور وہ کیوں کرتے ہو اور یہ جائز ہے اور وہ ناجائز ہے جیسی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیے! ہمیں خوشی ہوتی ہے اِسی وجہ سے ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا جَشن مَناتے ہیں لہٰذا جسے خوشی ہو وہ خوشی مَنائے جسے نہ ہو اس کے لیے ہم اتنا ہی کہتے ہیں:

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول

سِوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں (دیوانِ سالک)

اللہ پاک ہمیں خوشیاں مَنانے والا ہی رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا کسی مہینے کی مُبارک باد دینے سے جنّت واجب ہو جاتی ہے؟

سُوال: کیا رَبیع الاول کی مُبارَک باد دینے سے جنّت لازم ہو جاتی ہے؟

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ بات لوگوں نے گڑھی ہوئی ہے اور اسے کبھی رَبیع الاول کے لیے بولتے ہیں کہ اِس کی مُبارَک باد دینے سے جنّت واجب ہو جاتی ہے اور کبھی رَجَبُ الْمُرَجَّب

کے لیے اور پھر جب رَجَبُ الْمُرَجَّب گزرتا ہے تو رَمضانُ المُبارک کے لیے بولنا شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹی اور من گھڑت بات ہے۔(اِس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اپنی طرف سے ایسا نہیں کہنا چاہیے اور ایسے پیغامات آگے بڑھانے بھی نہیں چاہئیں۔

کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جشنِ وِلادت منایا تھا؟

سُوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جشنِ وِلادت مَنایا تھا؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کا روزہ رکھتے تھے، جب اِس کا سبب پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں اِس دِن پیدا ہوا ہوں۔[1] گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا جشنِ وِلادت مَناتے تھے۔ ہم سال میں ایک بار جشنِ وِلادت مَناتے ہیں، میں کہتا ہوں ہر پیر کو میلادِ مصطفٰے مَنانا چاہیے۔ ہمارے مَدَنی ماحول میں پیر کو پیر شریف بولتے ہیں اِس کی یہی وجہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت اِس دِن ہوئی ہے۔

کیا کسی غریب کی شادی کروانا چراغاں سے بہتر نہیں؟

سُوال: آپ لوگ بارھویں پر چراغاں کرتے ہیں تو کیا اِس سے بہتر یہ نہیں کہ کسی غریب کی شادی کروا دیں یا کسی غریب کی مدد کر دیں؟

جواب: ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جشنِ وِلادت کی خوشی میں بارھویں کی نسبت سے 12 بلب لگائیں تو ہمارے پاس مشورے آنا شروع ہو جاتے ہیں کہ یہ رَقم غریبوں کو دے دو حالانکہ ایسے مشورے اُنہیں دیئے جانے چاہئیں جو اپنی شادی میں کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں کیونکہ اتنی رَقم میں سو پچاس غریبوں کی شادیاں ہو جائیں گی۔ آج کل لوگ گھروں میں ایک سے ایک ڈیکوریشن کر رہے ہیں اور سارا سال لاکھوں روپے کا ڈیکوریشن رکھتے ہیں، صرف ایک ایک پلنگ یا ایک ایک صوفہ لاکھوں روپے کا آتا ہے بلکہ یہاں تک پتا چلا کہ کموڈ تک سونے کا ہوتا ہے جس میں یہ گندگی

---

[1] ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ایام من کل شهر... الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۴۷۔

www.dawateislami.net

کرتے ہیں مگر ایسوں کو کوئی نہیں سمجھاتا کہ آپ چینی کا یا پانچ دس ہزار والا کموڈ لگوا لو اور لاکھوں روپے والا کموڈ بیچ کر غریبوں کی شادیاں کروا دو مگر جشنِ وِلادت کے موقع پر سب کو مشورے ذہن میں آتے ہیں۔ لوگ حج بھی کرتے ہیں اور ہر سال اس پر اَربوں کھربوں روپیہ خرچ ہوتا ہے تو اب غریبوں کی مدد کے لیے حج تو بند نہیں کر دیا جائے گا۔ اِسی طرح کعبہ شریف پر کروڑوں اَربوں روپوں کا غلاف بَرکتیں لے رہا ہے مگر اِس بارے میں کوئی نہیں بولتا۔ یونہی مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں اَربوں روپوں مالیت کے سونے کے بڑے بڑے جُھومر لگے ہوئے ہیں لیکن کوئی وہاں کی اِنتظامیہ کو یہ مشورہ نہیں دیتا کہ انہیں بیچ کر غریبوں کی شادیاں کرواؤ۔ یاد رہے! ہمارے سو پچاس یا دو پانچ سو یا دو پانچ ہزار یا دو پانچ لاکھ روپے کے بلب جو ہم نے جشنِ وِلادت کی خوشی میں لگائے ہیں، اِن کی رَقم میں کتنی شادیاں ہوں گی! جبکہ اگر مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ایک جُھومر بِک جائے تو ہزاروں کی شادیاں ہو جائیں گی۔ یاد رَکھیے! میرا مقصد یہ نہیں کہ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جُھومر اُتار دیئے جائیں بلکہ یہ سمجھانا مقصود ہے کہ وہاں یہ وَسوسہ کیوں نہیں آتا؟ جب ہم غریب سُنی جشنِ وِلادت مَناتے ہیں تو وَسوسے آتے ہیں۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) ایک لاکھ روپے والے موبائل سے 10 روپے والے جھنڈے کی تصویر بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جھنڈا لگا کر فضول خرچی کرنے کے بجائے اتنے پیسوں سے کسی غریب کی مدد کر دیں حالانکہ وہ جس موبائل سے تصویر بنا رہے ہوتے ہیں وہ ایک لاکھ کا ہوتا ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) وَسوسوں کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا اور شیطان سب کو طرح طرح کے وَسوسے ڈالتا ہے مگر ہمیں اِن وَسوسوں کے پیچھے چلنے کے بجائے شیطان ہی کو بھگانا ہے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلملاتے جائیں گے

تب تلک جشنِ وِلادت ہم مَناتے جائیں گے (وسائلِ بخشش)

چراغاں کب تک کیا جائے؟

سُوال: بعض اوقات لوگوں کا آنا جانا ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ بعض علاقوں میں بارہ یا ایک بجے رونق نہیں ہوتی مگر اس

کے بعد بھی لائٹیں جلتی رہتی ہیں، اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: روشنی اِسی لیے کی جاتی ہے کہ لوگ اِس کو دیکھتے ہیں تو ان کے دِلوں میں ایک فَرحت بھی ہوتی ہے اور عظمت بھی بیٹھتی ہے ورنہ کون روشنیاں کرتا ہے لہٰذا جب تک چہل پہل ہو مثلاً 11، 10 یا 12 بجے تک اور بڑی رات کو بعض جگہ ساری رات چہل پہل ہوتی ہے تو جب تک چہل پہل ہو تب تک روشنی کر سکتے ہیں، اِس کے بعد لائٹیں بجھانی ہوں گی۔ ایک تعداد ہے جو لائٹیں بجھاتی نہیں، میں نے دِن میں بھی لائٹیں جلتی دیکھی ہیں کہ سارا سارا دِن یا آدھا آدھا دن روڈوں پر بہت ساری لائٹیں جل رہی ہوتی ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے لائٹیں صرف ضرورتاً جلائی جائیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نبوت کب فرمایا؟

سُوال: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نبوت کا اِعلان کب کیا؟

جواب: میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 40 سال کی عمر میں اِعلانِ نبوت فرمایا۔[1]

میٹر کی بجلی اِستعمال کی جائے یا کنڈے کی؟

سُوال: لائٹ کے تعلق سے بھی راہ نمائی فرما دیجئے کہ میٹر کی بجلی اِستعمال کی جائے یا کنڈے کی؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: میٹر لے لیا جائے کیونکہ کنڈے کی بجلی اِستعمال کرنا ناجائز ہے کہ یہ چوری ہے۔ ہمارے یہاں دعوتِ اسلامی میں جشنِ وِلادت کے موقع پر اِسلامی بھائیوں کو کنڈے کی بجلی اِستعمال نہ کرنے کی تاکید ہے۔ ہمارے اِسلامی بھائی الیکٹرک سپلائی کرنے والوں سے ترکیب بنا کر بجلی کے میٹر وغیرہ لگاتے ہیں۔ کنڈا سسٹم نہیں ہونا چاہیے کیونکہ کنڈوں کی وجہ سے دوسروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اب ہمارے یہاں یہ سسٹم نکلا ہے کہ جن علاقوں میں کنڈے ہوتے ہیں وہاں لوڈ شیڈنگ بہت ہوتی ہے، یوں جو بے چارہ قانونی طور پر بجلی کی Payment (یعنی اَدائیگی) کرتا ہے وہ بھی تکلیف میں آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دوسروں کے گناہوں سے ان لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جو گناہ نہیں کرتے، یوں گناہ گار بہت منحوس ہوتا ہے۔ جو کنڈے کے ذَریعے بجلی چوری کرتے ہیں وہ گناہ گار ہوتے ہے انہیں توبہ کرنی چاہیے اور اب تک جتنی

---

[1] بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واصحابه الی المدینة، ۲/ ۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۲۔

www.dawateislami.net

بجلی چوری کی اس کی Payment (یعنی ادائیگی) بھی کریں۔

راہِ خُدا میں نکمّی چیز نہ دی جائے

سُوال: اگر ہمارے پاس کچھ ایسے کپڑے ہوں کہ جو نہ پہننے کے قابل ہوں اور نہ کسی کو دینے کے تو ہم ان کپڑوں کا ایسا کیا کریں کہ ہمیں ثواب ملے؟

جواب: آپ کو بالکل ہی نکمّی چیز پر ثواب چاہیے! جیب میں ہاتھ ڈالو اور 100، 500 یا 5000 کا نوٹ نکال کر اچھی نیت سے راہِ خُدا میں دو اور ثواب کے حق دار بنو۔ بالکل نکمّی چیز جسے ڈالنے کے لیے آپ ڈسٹ بین تک بھی نہیں جانا چاہتے اسے آپ کسی کے ہاتھ میں دے دو تو ثواب کیسے مل جائے؟

نماز میں کپڑے فولڈ کرنے کا شرعی حکم

سُوال: بعض لوگوں نے نماز میں کپڑے فولڈ کیے ہوئے ہوتے ہیں، اِس حوالے سے شرعی راہ نمائی فرما دیجیے۔[1]

جواب: کپڑے فولڈ کرنے یعنی گھرسنے کا تعلق سردیوں سے نہیں ہے بلکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو گا تو نماز نہیں ہو گی حالانکہ دُرست مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکتا چھوڑ دیا تو گناہ گار نہیں ہو گا لیکن نماز مکروہِ تنزیہی ہو گی[2] یعنی ناپسندیدہ ہو گی لہٰذا ایسا کرنے سے بچنا چاہیے اور اگر کپڑا فولڈ کرے گا تو گناہ گار بھی ہو گا اور نماز بھی مکروہِ تحریمی ہو جائے گی[3] لہٰذا کپڑا فولڈ کر لینا حل نہیں ہے۔

نمازیں نہ پڑھنے کے باوجود رِزق ملنے کی وجہ

سُوال: ہم نمازیں نہیں پڑھتے مگر اِس کے باوجود اللہ پاک ہمیں رِزق دیتا ہے اور نوازتا رہتا ہے اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: رِزق کافروں کو بھی ملتا ہے جو غیر مُسلم ہوتے ہیں بلکہ نَعُوْذُ بِاللہ جو لوگ اللہ پاک کو بُرا بھلا کہتے ہیں وہ ان کی روزی بھی نہیں روکتا کہ یہ اس کی مَرضی اور شان ہے مگر وہ پکڑ بھی فرمائے گا۔ ہمارے یہاں روزی بند ہونے کا مَطلب یہ

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذلک وما لا یکرہ، ۵/۳۳۳۔ بہارِ شریعت، ۱/۶۳۲، حصہ: ۳۔

3 ...... فتاوىٰ رضویہ، ۷/۳۱۰۔ بحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة و ما یکرہ فیھا، ۲/۴۳۔

www.dawateislami.net

ہے کہ تنگدستی آگئی اور پیسے کم ہو گئے کہ پہلے پَراٹھا کھاتے تھے اب تندور کی سادہ روٹی کھانا پڑتی ہے۔ یاد رہے! روزی اُس وقت بند ہو گی جب سانس بند ہو گا اور موت آجائے گی ورنہ بندہ جب تک زندہ ہے روزی بند نہیں کیونکہ روزی ہے جبھی تو زندہ ہیں۔ بے نمازی کو اللہ پاک ڈھیل دیتا ہے۔ اِسی طرح جو لوگ گناہ گار یا ظالم یا نافرمان ہوتے ہیں انہیں بھی ڈھیل دی جاتی ہے اور پھر پکڑ لیا جاتا ہے۔

رُخصتی کے لیے کوئی دِن مَخْصُوص نہیں

سُوال: کیا لڑکی کی رُخصتی کرنے کے لیے کوئی دِن مَخْصُوص ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: کوئی دِن مَخْصُوص نہیں کسی بھی دِن رُخصتی کی جا سکتی ہے۔

رُوٹھے ہوئے کو کس طرح منایا جائے؟

سُوال: اگر کوئی رُوٹھ جائے تو اُسے کس طرح منایا جائے؟

جواب: بعض اوقات رُوٹھنا ہی اچھا ہوتا ہے لہٰذا اگر ایسی صورت ہے تو پھر دوستی کو ٹوٹنے ہی دیا جائے کہ کئی دوستیوں کا ٹوٹنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ البتہ بعض اوقات واقعی دوستی اللہ پاک کے لیے ہوتی ہے جسے ٹوٹنا نہیں چاہیے، اب اگر ٹوٹ گئی تو یہ دیکھا جائے کہ ٹوٹنے کے اَسباب کیا ہیں؟ اور پھر جس کا قصور ہو اُسے سمجھایا جائے اور دوسرے کو صبر کی تلقین کی جائے تو اِس طرح موقع کی مُناسبت سے ہی ان کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه نے ”ناچاقیوں کا علاج“ نامی ایک رِسالہ چھاپا ہے جس میں اِس حوالے سے مواد مل سکتا ہے۔

❀❀❀

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	دِل کا چین کہاں ملے گا؟	15
اپنی خوبیوں کا اِظہار کرنا کیسا؟	1	حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی والدۂ محترمہ کے نام کا صحیح تلفظ	16
عمل ظاہر کرنے والے کی ذِمّہ داری	2	نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کتنے بہن بھائی تھے؟	17
اپنے بارے میں حسّاس مِزاج کیسے پیدا ہو؟	4	جشنِ وِلادت اور چراغاں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟	17
اَولاد کے سامنے اپنے عمل کو ظاہر کرنے کی صورت	4	آخر جشنِ وِلادتِ مصطفٰے پر ہی اِعتراض کیوں؟	17
لوگوں کو مُتأثر کرنے والی عبادت کا چرچا کیا جاتا ہے	5	کیا کسی مہینے کی مُبارک باد دینے سے جنّت واجب ہو جاتی ہے؟	18
عُلَما کو بھی عبادت کرنی چاہیے	6	کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جشنِ وِلادت منایا تھا؟	19
قبرستان مافیا کی کارستانیاں	8	کیا کسی غریب کی شادی کروانا چراغاں سے بہتر نہیں؟	19
گورکنوں کے دِل سخت کیوں ہوتے ہیں؟	8	چراغاں کب تک کیا جائے؟	20
پہلے کے لوگوں کا جنازے میں شریک ہونے کا انداز	9	پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نبوت کب فرمایا؟	21
”فاتحِ ایمان“ نام رکھنا کیسا ہے؟	10	میٹر کی بجلی اِستعمال کی جائے یا کُنڈے کی؟	21
تلاوت یا نعت شریف چل رہی ہو تو اسے بند کرنے میں اِحتیاط	10	راہِ خُدا میں نکمّی چیز نہ دی جائے	22
موبائل میں میوزک والی ٹیون مت لگائیے	11	نماز میں کپڑے فولڈ کرنے کا شرعی حکم	22
امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِحتیاط	12	نمازیں نہ پڑھنے کے باوجود رِزق ملنے کی وجہ	22
مجلس میں آنے کے آداب	12	رُخصتی کے لیے کوئی دِن مَخْصُوص نہیں	23
ہر نیکی کی بَرَکتیں ملنا یقینی اَمر ہے	13	رُوٹھے ہوئے کو کس طرح منایا جائے؟	23
مُتبرّک کاغذ کا اِحترام کرنے کی بَرَکتیں	14	ماخذ و مراجع	25

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیرِ مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت
تفسیرِ ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفیٰ عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفیٰ ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نُزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
خیرات الحسان	امام ابن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
اتحاف السادۃ المتقین	محمد بن محمد بن عبد الرزاق المعروف بمرتضی الزبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
عمل الیوم واللیلۃ	امام احمد بن محمد دینوری المعروف ابن السنی، متوفی ۳۶۴ھ	دار الکتاب العربی بیروت
الزواجر	امام ابن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
جامع بیان العلم وفضلہ	حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
کتاب الزھد	عبد اللہ بن المبارک، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
نزھۃ المجالس	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تعلیم المتعلم	امام برہان الدین ابراہیم زرنوجی، متوفی ۶۱۰ھ	کراچی
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net